صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 11 دسمبر 2017ء بمطابق 22 ربیع الاوّل 1439 ہجری سہ پہر چار بجے پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر صاحب، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ o فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ o وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ o وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔

(ترجمہ): کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟۔ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان) اس سے اونچی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش بزرگ کا مالک ہے۔ اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے۔ اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ جی کو نسچنز آور۔ جی آپ یہ ریزولیوشن پیش کرنا چاہتے ہیں، اس پہ آپ نے اس پہ سائن کس کس سے لئے ہیں تمام پارٹیز کے لئے ہیں؟

جناب فخر اعظم وزیر: سب سے لئے ہیں سر، یہ اے این پی کے سردار حسین بابک صاحب ہیں اور جماعت اسلامی سے حبیب الرحمان صاحب اور مسلم لیگ (ن) سے سردار اورنگزیب نلوٹھا، میاں ضیاء الرحمان صاحب، رشاد خان اور جمعیت علماء اسلام سے مفتی جانان صاحب اور شاہ حسین صاحب اور پی ٹی آئی سے محمود جان صاحب اور شوکت یوسفزئی صاحب اور قومی وطن پارٹی سے انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ اور پاکستان پیپلز پارٹی سے نگہت اورکزئی صاحبہ۔

جناب سپیکر: جی!

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب فخر اعظم وزیر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہر گاہ کہ بیت المقدس کو۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ اس طرح کریں پہلے تو رولز Suspend کرنے کے لئے ریکویسٹ کریں۔

جناب فخر اعظم وزیر: رولز، سر رول 240 کے تحت 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Please!

قراردادیں

جناب فخر اعظم وزیر: ہر گاہ کہ بیت المقدس کو اسرائیلی دارالحکومت تسلیم کرنا امریکی صدر کی مسلمان دشمنی اور امریکن کے دنیا اسلام کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔ دنیائے اسلام نے اس فیصلے کو فوری طور پر جس انداز میں مسترد کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی اور اس پر اسلامی ممالک کو خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ امریکی سفارتخانہ کو القدس منتقل کرنا، عالمی اتفاق رائے کو سبوتاژ کرنا، لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی پر عملدرآمد کرنا مسلمانوں کو آپس میں لڑانا امریکہ کی روز اول سے پالیسی کا حصہ رہی ہے لیکن مسلمانوں کا اتفاق اس طرح کے فیصلے کو یکسر مسترد کر سکتا ہے۔ پاکستان نے جس جرات مندی سے اس

فیصلے کو مسترد کیا ہے اس میں پاکستانی قوم کے جذبات کی بھرپور عکاسی کی ہے اور پاکستانی قوم اس فیصلے کو ہر فورم پر مسترد کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ بیت المقدس کو اسرائیلی دارالحکومت بنانے کے سلسلے میں سفارتی ذرائع کا بھرپور استعمال کرے اور امریکہ اور اسرائیل کو اس طرح کے جبراً فیصلوں سے روکا جائے اور تمام مسلمان ممالک کا اجلاس جو 13 دسمبر کو طلب کیا گیا ہے اس میں یک آواز ہو کر اس فیصلے کو مسترد کیا جائے اور امریکہ معاشی بائیکاٹ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی! اس پہ کوئی بات کرنا چاہتا ہے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر اس کو پاس کر لیں۔

جناب سپیکر: چلو پھر میں اس کو پاس کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: میں اسمبلی کے معزز ممبران سٹاف اور اپنی طرف سے پنجاب اور بلوچستان کے سینیئر سٹاف ممبران ممبرز جو کہ ہمارے ای پارلیمنٹ کو سمجھنے کے لئے اپنی اسمبلیوں سے وزٹ کرنے آئے ہیں ان کو موقع فراہم کیا گیا آپ سب کو دل کی آتاہ گہرائیوں سے خیبر پختونخوا اسمبلی میں خوش آمدید کہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہمارے آئی ٹی اور لیجسلیشن برانچز نے آپ کو سب کو مناسب بریفنگ کا انتظام کیا ہوگا جو آپ کو پسند آیا ہوگا اس سلسلے میں اگر کسی قسم کی ٹیکنیکل سپورٹ کی ضرورت ہو تو یہ سیکریٹریٹ آپ کو ہر قسم کی رہنمائی کے لئے حاضر ہے۔ آخر میں اس ٹور کی صوبائی پراجیکٹ ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں، شکریہ۔

(تالیاں) کوئسچنز آور محترمہ معراج ہمایون 5769۔

محترمہ مہر تاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے اوکے جی جی میڈم! ڈاکٹر مہر تاج روغانی محترمہ ڈپٹی سپیکر! میڈم آپ پھر سے اس کے لئے وہ ڈیمانڈ کر لیں تاکہ میں رولز ریلیکس کروادوں۔

محترمہ مہر تاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): رول 240 کے تحت 124 کو ریلیکس کیا جائے مسٹر سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be -----
Dr. Mehar Taj Roghani (Deputy Speaker): 124 may be relaxed.
Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 and to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please Madam!

محترمہ مہر تاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ یہ تو بہت اچھی اردو میں لکھا گیا ہے۔ میں سارا پڑھنا ذرا مشکل ہو گا لیکن This is regarding the Pakistani جو Overseas رہ رہے ہیں And جو Overseas رہ رہے ہیں پاکستانی ان کو جو ہے ووٹ کا حق نہیں دیا جا رہا۔ میں یہ کہتی ہوں کہ These people who are living abroad وہ خون پسینے کی کمائی کر کے And they send their money

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم آپ کو پڑھنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: میڈم آپ Resolution پڑھ لیں۔ میڈم!

محترمہ مہر تاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): سارا پڑھ لوں تو سارا تو اچھا اوکے اوکے۔ ہر گاہ کہ لاکھوں پاکستانی مختلف ممالک میں خون پسینہ کمائی سے اپنے خاندان کی کفالت میں مصروف عمل ہے اور گھر بار چھوڑ کر دیار غیر کی تکالیف و مشکلات برداشت کر کے نہ صرف اپنے خاندان کی کفالت کا ذریعہ ہیں بلکہ ساتھ ہی ساتھ زرمبادلہ کے ذریعے ملک و قوم کی خدمت بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ بیرون ملک رہائش پذیر پاکستانیوں کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان مشکلات کے حل کے لئے وہ پاکستانی سفارتخانوں کی طرف دیکھتے ہیں اور ان سے مدد طلب کرتے ہیں۔ سفارتخانے ہی دیار غیر میں پاکستانیوں کے لئے امید کی ایک کرن ہوتی ہے ہیں لیکن کچھ امور کا تعلق پاکستانی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے جس کے تمام پاکستانیوں کی آنکھیں حکومت کی طرف ہوتی ہیں، حکومت ان کے لئے کیا فیصلہ کرتی ہے اور ان پاکستانیوں کو پاکستانی قوم کے فیصلوں میں کس حد تک شریک کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں بیرون ملک رہائش پذیر پاکستانیوں کو ووٹ کے حق سے محروم رکھا گیا۔ جس سے دیار غیر میں رہائش پذیر افراد میں تشویش پائی جاتی ہے اور ان کے جذبات مجروح ہو گئے ہیں کیونکہ ان کو پاکستان کی حکومت سازی میں شریک نہیں کیا جا رہا۔ لہذا بیرون ملک رہائش پذیر پاکستانیوں کی تشویش دور کرنے اور ان کی دلجوئی کے لئے یہ اسمبلی صوبائی حکومت یہ صوبائی حکومت سفارش کرتی ہے فیڈرل سے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے

کہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو پاکستان میں منعقد ہونے والے عام انتخابات میں بذریعہ پاکستانی سفارتخانے ووٹ ڈالنے کا حق دیا جائے تاکہ وہ پاکستانی قوم کے فیصلوں میں برابر کے شریک ہوں۔ مسٹر سپیکر! یہ آپ کو پتہ ہوگا کہ باہر تو سارے پاکستان سے لوگ ہیں لیکن خاصکر KP کے لوگ بیچارے جن مشکلات سے وہاں رہتے ہیں آپ نے بھی دیکھا ہوگا۔ سعودیہ میں دوبئی میں اس لٹک رہے ہوتے ہیں اور کام کر رہے ہوتے ہیں۔ Okay, and like if they are not given the vote of right, this is very injustice with them, they are Pakistani, they are having the Pakistani passport. Why they are not giving the vote of right?

جناب سپیکر: اچھا آپ نے۔۔۔

محترمہ مہر تاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): ایک منٹ سپیکر صاحب، یہ Already جو ہے عدالت نے بھی دیا ہے۔ اب الیکشن کمیشن کہتے ہیں پیسے نہیں ہیں۔ سب چیزوں کے لئے پیسے ہیں دنیا کے لیکن ایک مہر اس کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پاس کروں اس کے بعد اس ہاؤس کے ساتھ،

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

مبارک ہو جی چلو قرارداد تو پاس ہو گیا۔ اچھا ابھی بات آپ کرنا چاہتے ہیں تو آپ دو منٹ بات کر لیں۔ ریزولوشن تو پاس ہو گیا تو اس کے بعد اس کا کوئی فائدہ نہیں ریزولوشن ہی مین چیز ہوتی ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: چې دا ریزولیوشن یو ځل۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی جی شوکت صاحب! میرے خیال میں بات ختم ہو گئی ہے جی بس ریزولوشن پاس ہو گیا ہاں ہاں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: دا ریزولیوشن یو ځل مخکښې هم په دې اسمبلئ او دا دومره Important دے چې لکه دوئ مونږ سره ولې ګپ لګوی فیډرل ګورنمنټ یا نورې ادارې پکار ده چې په دې باندې عملدرآمد اوشي۔ یو اسمبلی بار بار

دا قرارداد پیش کوی او دا زمونږ یوائې نه دا د پوره پاکستان د خلقو ضرورت دے کوم خلق چې باهر لګیا دی زرمبادله ګټی او راوړی دلته۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جی چلوکوئسچن نمبر 5769 محترمہ معراج ہمایون میڈم پلیز!

* 5769 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف)پشاورتاورسک روڈکی تعمیرکافی عرصہ سےالتواء کاشکارہے;

(ب)اگرالف کاجواب اثبات میں ہوں تواس تعطل کی وجوہات کیاہیں نیزاس سڑک کی تعمیرپردوبارہ کام کب شروع کیاجائے گاتفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبرایوب خان(مشیر مواصلات وتعمیرات): (الف) جی نہیں۔

(ب)پشاورتاورسک روڈاکتوبر2016میں مکمل ہوچکاہےاوراس میں مزیدکوئی کام باقی نہیں ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ دا کوئسچن نمبر 5769 دا جی تپوس ما کړے دے د هغه نه کمیونیکیشن نه ډیر زوړ کوئسچن دے پشاورتا ورسک روڈکی تعمیرکافی عرصہ سےالتواء کاشکارہےاگرالف کاجواب اثبات میں ہوتواس تعطل کی وجوھات کیاہیں نیزاس سڑک کی تعمیر پر دوبارہ کام کب شروع کیا جائے گا تفصیل فراہم کی جائے۔ نو هغه جواب راکړے دے چې دا کمپلیټ شوے دے 2016 کښې۔ او دا کوئسچن هم د 2016 وو نو چې کمپلیټ شوے دے ما خو بیا نه دے کتلے او اوس۔

جناب سپیکر: اکبرایوب صاحب پلیز!

جناب اکبرایوب خان(مشیر مواصلات وتعمیرات): جی شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر! I think کوئسچن پراناہےکافی عرصے بعدپہلے مس ہوتارہاہےآیاہےتویہی ہمیں بتایاگیاہےکہ مکمل ہوگیاہےروڈ۔

جناب سپیکر: یہ کمپلیٹ ہے؟

جناب اکبرایوب خان(مشیر مواصلات وتعمیرات): جی جیIts complete۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 5771 سردار حسین چترالی، Not present, lapsed، کوئسچن نمبر 5772 فخراعظم وزیر صاحب!

* 5772 _ جناب فخراعظم وزیر: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے تاحال ضلع بنوں کو فنڈز دیا گیا ہے ;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال ضلع بنوں کو کتنا فنڈ دیا گیا حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے ؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2013 سے تاحال ضلع بنوں کے حلقہ وائز فنڈز کی مکمل تفصیل (لف) ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: 5772 سر یہ 5772 سر ؟

جناب سپیکر: جی جی 5772۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، یہاں پر میرا کوئسچن ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے تاحال بنوں کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے۔ لیکن انہوں نے سر جو جواب دیا ہے سر وہ تو صرف انہوں نے مختلف قسم کے دیئے ہیں کہ اس میں خوارک، شاید اعلیٰ تعلیم اور انصاف اور اوقاف سو میرا جو سوال یہ تھا کہ ضلع بنوں کو ترقیاتی فنڈ کتنا دیا گیا ہے۔ اور ان کے حلقہ وائز ان کی تفصیل فراہم کی جائے لیکن یہاں پر انہوں نے سوالات مثلاً اور قسم کا جواب دیا ہے سر انہوں نے سر مختلف قسم کے اس میں دیئے ہیں سر یہ تو سر میرا کوئسچن میرا کوئسچن سر اس طرح تو نہیں تھا سر۔

جناب سپیکر: جی اکبر صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: میرا کوئسچن ترقیاتی کام سے وابستہ تھا جو جہاں جس کو ترقیاتی فنڈ کتنا دیا گیا ہے ضلع بنوں کو ؟

جناب سپیکر: جی شکریہ۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات): جناب سپیکر وہ جو Concerning ہمارا ڈیپارٹمنٹ تھا انہوں نے جواب دے دیا ہے اگر بنوں کو کتنا دیا گیا ہے اس کا جواب میرا خیال ہے پورے کا فنانس دے سکتی ہے۔ ہمارے پاس تو جو تفصیل جو بنوں میں ان کی اگر کوئی سکیمز جو سی اینڈ ڈبلیو کر رہا ہے ہم جو کر رہے ہیں Different departments کی اس کا ہم نے جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: یس! جی!

جناب فخر اعظم وزیر: یہ سوال میرا یہ پورے ضلع۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ نے کوئسچن کیا مواصلات سے اور آپ نے پوچھا ہے پورے ڈیپارٹمنٹ کا۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: پورے ضلع کا پوچھا ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر جو میرا کوئسچن تھا کیونکہ سر پورے ڈیپارٹمنٹ سے میرا کوئی سروکار نہیں ہے سر میرا جو کوئسچن تھا کہ ضلع بنوں کو ترقیاتی فنڈ کتنا دیا گیا ہے؟ اور اس کی حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے سر میرا کوئسچن یہاں تک محدود تھا۔ لیکن پتہ نہیں انہوں نے آگے سے کیا جواب دیا ہے اس کا۔

جناب سپیکر: اچھا یہ پھر آپ کا نہیں بنتا۔ اس میں آپ اس طرح کریں کہ یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیں یہ اس کا آپ اس طرح کریں فریش وہ دے دیں تاکہ ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ یہ اس کا نہیں بنتا۔ جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے سر اس کا تو پھر۔

جناب سپیکر: اس کو فنانس Next question لیتے ہیں 5775 وہ ہو گیا۔

جناب فخر اعظم وزیر: تو سر اس کا پھر Next۔

جناب سپیکر: یہ آپ فریش کوئسچن دے دیں گے اس کا۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر کوئسچن کو چینج کروں سر۔

جناب سپیکر: جی جی کیونکہ آپ نے یہ فنانس کا آپ نے ایڈریس کیا۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر میرا کوئسچن تو اس طرح تھا سر میرا تو چینج نہیں ہوا انہوں نے آگے سے پتہ نہیں سر کیا بنا دیا سر۔

جناب سپیکر: مطلب یہ کہ یہ آپ نے مواصلات کا نہیں بنتا یہ جواب یہ بنتا ہے فنانس کا

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تو آپ نے فریش کوئسچن دینا ہے تاکہ ہم اس کی طرف بھیج دیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے سر ٹھیک ہے سر

جناب سپیکر: 5775 چترالی صاحب۔

جناب سپیکر: Lapsed۔ فخر اعظم وزیر صاحب 5778۔

جناب محمد علی باچا: جناب سپیکر! اس پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو Lapsed کر دیا۔ وہ تو Lapse ہو گیا۔ جی فخر اعظم صاحب 5778 فخر اعظم۔

* 5778 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی کے 71 میں سال 2013 سے 2015 تک مختلف سڑکیں، سکول اور سٹیڈیم تعمیر ہوئے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو سال 2013 سے 2015 تک PK-71 یں کتنی سڑکیں، سکول اور سٹیڈیم مکمل ہوئے اور کتنے نامکمل ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے;

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ حلقہ PK-71 ڈسٹرکٹ بنوں میں سال 2013 سے 2015 میں مختلف سڑکیں، سکول اور سٹیڈیم تعمیر ہوئے ہیں۔

(ب) PK-71 میں سال 2013 سے 2015 تک تعمیر کی گئی سڑکیں، سکول، سکول سٹیڈیم وغیرہ کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

سڑکیں 2013-14

نمبر شمار	ADP No	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	کیفیت
1	323/120754	تجدید سڑک بگر خیل تا لپڑی کلہ 02 km	10.000 ملین	10.000 ملین	100% مکمل
2	350/100037	پختگی سڑک قمر کلہ تا شہری خیل 01 km	24.605 ملین	24.605 ملین	100% مکمل
	do	پختگی سڑک عمرزائی تا کوٹکہ آیاز سرکی خیل 05 km	6.151 ملین	6.151 ملین	100% مکمل
3	353/110224	پختگی سڑک منگل بازار تا سیفل خیل عمرزائی سرکی خیل	15.000 ملین	15.000 ملین	100% مکمل
	do	تعمیر سڑک ڈومیل سے جنگلی کلہ زیرکی پیر باخیل	10.000 ملین	10.000 ملین	100% مکمل

سڑکیں 2014-15

نمبر شمار	ADP No	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	کیفیت
1	974/130574 umbrella	تجدید بہتری عمرزائی سرکی خیل روڈ 03 km	10.000 ملین 10.000 ملین	10.000 ملین 10.000	100% مکمل 30%

		بنوں کامرس کالج تا دبکسید خیل روڈ کی تعمیر		ملین	مکمل
2	805/141018 on going	بنوں لنک روڈ تا سدہ خیل	76.516 ملین	0.849 ملین	0.5%
3	804/141018 on going	کشو خیل چوکی براستہ سرکی خیل بری خیل تا ہو ہائی وے بنوں 08 km	79.266 ملین	0.587 ملین	0.5%

سڑکیں 2015-16

نمبر شمار	ADP No	سکیم کا نام	منظور شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	کیفیت
1	893/140887 ongoing	بنوں لنک روڈ تا سدہ خیل 08 km	76.516 ملین	20.849 ملین	45%
2	895/141018 ongoing	کشو خیل چوکی براستہ سرکی خیل بری خیل تا ہو ہائی وے بنوں 08 km	79.266 ملین	15.587 ملین	25%

جناب فخر اعظم وزیر: سر میرا جو کوسچن تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی کے 71 میں سال 2013 سے 2015 تک مختلف سڑکیں، سکول اور سٹیڈم تعمیر ہوئیں ان میں سر کتنے نامکمل ہیں لیکن انہوں نے جو تعمیر ہوئے ہیں جو اوپر ہیں جو 1,2 اور 3 سر یہ تو پچھلی حکومتوں کے تھے جو کہ پچھلی اے این پی اور پیپلز پارٹی کی جو مشترکہ گورنمنٹ تھی یہ تو ان کی تفصیل ہے سر۔ آگے ان کی تفصیل آرہی ہے سر۔ تو یہاں پر انہوں نے ایک جو دیا ہے بنوں لنک روڈ تا سدہ خیل جس کی سر کل مالیت ہے 76.516 ملین پانچ فیصد اس پر کام ابھی تک ہوا ہے یہ تو 2014 کا اے ڈی پی ہے آگے پھر کہتے ہیں کہ پچاس فیصد، نہیں سر اس پر ابھی دس فیصد کام بھی نہیں ہوا کیونکہ منسٹر صاحب کو پتہ ہے کہ اس اے ڈی پی میں اس کے لئے صرف ایک کروڑ روپے دیا ہے اور اس سکیم کے ہیں دس کروڑ روپے ہیں سر۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! انہوں نے 2013 سے 2015 تک تو 2013 میں کچھ حصہ پہلی گورنمنٹ کا بھی تھا جس وجہ سے میرے خیال ہے وہ پرانی سکیمز آگئی ہیں۔ جناب سپیکر یہ جو Allocation ہوئی ہے بجٹ کے اندر ہوئی ہے سارے ہاؤس نے مل

کر بجٹ پاس کیا ہے انہی Allocations کے مطابق جناب سپیکر ہمیں فنانس فنڈز دے رہا ہے Extra funds کی بھی ہم ڈیمانڈ کر رہے ہیں اور سی ایم صاحب نے کمٹمنٹ کی ہے کہ بہت جلد ہمیں وہ فنڈز سی اینڈ ڈبلیو کے لئے دے رہے ہیں تو میں اتنا اپنے معزز بھائی سے یہ وعدہ کر سکتا ہوں کہ انشاء اللہ جیسے ہی ہمیں فنڈز ملیں گے اس میں انشاء اللہ ان کو بھی جو ہم دے سکیں ہم حصہ ڈالیں گے انشاء اللہ ان کا ضرور۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس میں میرا ضمنی کوسچن ہے سر کہ ابھی یہ بتائیں سر کہ جو موجودہ سر جو ابھی جو بجٹ ہے اس میں سر جو ایک کروڑ ہے جو بنوں لنک روڈ تا کاشو خیل چوکی ہے سر۔ یہاں سے سر انہوں نے سر پورا دس کروڑ کا روڈ ہے اور انہیں صرف ایک کروڑ روپے دئے ہیں سر۔ ایک کروڑ۔ اب ایک کروڑ میں میں دس کروڑ کا بجٹ کس طرح بناوں سر۔ یعنی اس کو میں پانچ دس سال میں بناوں۔ تو سر یہ تو سر کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ پھر تو کام نہیں ہو رہا ہے نا۔ پھر تو یعنی صرف آپ ادھر۔۔۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر اس پر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔ وہ تو سارا حال یہی ہے۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر۔ جس طرح میں نے کہا ہے، یہ میرے پاس آفس بھی آتے رہے ہیں اور جناب سپیکر میں بار بار فنانس سے ہم ریکویسٹ کرتے رہے ہیں فنڈز کے لئے سب کی سکیموں کی ہم کرتے رہے ہیں ابھی کچھ امید جاگی ہے انشاء اللہ بہت جلد ہمیں فنڈز مل رہے ہیں اس میں ہم انشاء اللہ آپ کو ضرور کچھ فنڈز دیں گے۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر میری درخواست ہے کمیٹی کو ریفر کر دیں سر تو سر اس کا پھر کچھ ہو جائے گا۔

(قہقے)

جناب سپیکر: اس میں کیا کمیٹی کو ریفر کریں گے۔ سارا یہی حال ہے۔ آپ کو پتہ ہے۔ آپ اس کے ساتھ بیٹھ جائیں جو بھی ہو سکتا ہے ان کے لئے کریں۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: جی جی میں ضرور۔

جناب سپیکر: 5802 میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ کوسچن نمبر۔

محترمہ معراج ہمایون خان: یہ جی وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ ماضی میں برتھ سرٹیفکیٹ اور نکاح ناموں کا رواج نہ ہونے کی وجہ اکثر خواتین کے پاس برتھ سرٹیفکیٹ اور نکاح نامے

نہیں ہیں۔ جن کی وجہ سے قومی شناختی کارڈ کے حصول میں ان کو مشکلات کا سامنا ہے۔اگر جواب اثبات میں ہوں تو حکومت برتھ سرٹیفکیٹ اور نکاح ناموں کے حصول کو سہل بنانے نیز قومی شناختی کارڈ کے حصول میں مذکورہ دستاویز کے۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آپ یہ مائیک کی طرف تاکہ آپ کی آواز بالکل کلئیر ہو کر آئے۔

<u>محترمہ معراج ہمایون:</u> دا جی دا دغه دلته کښې دے او۔ دا جی دا دغه دے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا کوسچن تو آپ نے دیا ہے۔آپ کا اس میں کوئی سپلمنٹری کوسچن بنتا ہے۔

<u>محترمہ معراج ہمایون:</u> نه جی دا جواب ئے راکړے دے خو زما مقصد خو دا وو چې دا ډیره مشکله دے زما د عمر بنځو له د چالیس والا عمر والا ، د پچاس د تیس هغوی سره نیشته دے نکاح نامې او برتھ سرټیفکیټ هم ورسره نشته دے نو هغوی ته Identity card نه ملاویږی۔ نو دوی وائی چې دا دا ، دا دا څیزونه استعمال کړئ نو هغوی ته به ملاؤ شی۔ نو دا خو آسانی نه ده هغه خو نور نور۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر پلیز۔لاء منسٹر۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون وپارلیمانی امور):</u> حبیب الرحمن صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> حبیب الرحمان صاحب پلیز۔جناب حبیب الرحمان صاحب۔

<u>جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ وعشر):</u> میرے پاس ہارڈ کاپی نہیں ہے لیکن۔اچھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم اس طرح کرتے کہ اگر آپ اس کو ڈیفر کرلیں تاکہ Minister concerned آپ کو پراپر وہ دے دیں۔وہ آج نہیں ہیں چھٹی پر ہیں۔

<u>محترمہ معراج ہمایون:</u> ښه جی۔ ٹھیک شو۔ اؤ جی دا به کول غواړی د سکشن پرې۔

(اس مرحلہ پر کوسچن نمبر 5802 ڈیفر کردیا گیا)

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا 5803 جناب فخر اعظم وزیر صاحب۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر:</u> سر کونسا کوسچن سر۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر:</u> سر اس کا تو جواب سر نہیں آیا۔انہوں نے جواب نہیں دیا سر۔یہ این ٹی ایس کے حوالے سے تھا کہ این ٹی ایس کی قانونی حیثیت کیا ہے ؟ تو سر اس کا انہوں نے جواب نہیں دیا اور سر یہ میرے آنریبل منسٹر صاحب کو میں بار بار کہتا رہا کہ اس کا جواب دیں مجھے سر۔ لیکن انہوں نے دیا نہیں

سر۔ لیکن اب اگر یہ ابھی جواب دینا مناسب سمجھیں تو سر ورنہ میں تو سر لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ لے کر آیا ہوں Actually sir NTS کی سر کوئی قانون نہیں حیثیت نہیں ہے اس کی کوئی Legal cover نہیں ہے نہ کوئی ایکٹ ہے نہ آرڈیننس ہے۔ یہ این جی او ہے سر۔ یہ سر یہ لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے High court disposed off the matter by the consensus between the NTS and HSC in the term of the effect that the HSC could not sponsor or extend any patron to NTS. As NTS was not officially approved national testing service under the higher commission ordinance, 2002 یعنی اس کی قانونی کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔ لاء منسٹر پلیز۔

جناب سپیکر: اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: جی جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب سب سے پہلے تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ Already جب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Reply نہیں آئی ہے تو میرے خیال میں Coming date کا میں نے ان کو بتا بھی دیا تھا کہ انشاء اللہ Next date پر ڈیپارٹمنٹ اس کی تفصیلاً Reply دیدے تو پھر اس پر بات کریں گے Otherwise یہ فیڈرل این ٹی ایس جو ہے تو فیڈرل گورنمنٹ سے Related ہے تو ان شاء اللہ Next time اس کو Detail میں جب Reply آجائے گی تو پھر جواب دیدیں گے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جی میں گورنمنٹ کے۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر میں Agree کرتا ہوں سر۔ ایک منٹ ایک منٹ سر۔

جناب سپیکر: جی جی فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر میں Agree کرتا ہوں کہ ٹھیک ہے سر میں Wait کر لونگا لیکن سر آپ کا پورا صوبہ جو اس وقت جتنی بھی Jobs ہیں وہ این ٹی ایس کے Under ہو رہے ہیں تو آپ کو اس کو پوچھنا چاہیے کہ آخر یہ چیز کیا ہے؟ یہ تو کوئی ایکٹ نہیں ہے۔ نہ کوئی اس کی، نہ کوئی آرڈیننس ہے اور Already لاہور ہائی کورٹ نے اس کو Dispose off بھی کیا ہے کہ Already اس نے قرار دیا ہے کہ یہ Il legal

ہے تو سر یہ تو کم از کم اس کی قانونی کوریج تو ہونی چاہیے، قانونی کم از کم زراLegal coverage تو ہونی چاہیے ایسا نہ ہو سر کہ کل کو سب ملیامیٹ ہو۔

جناب سپیکر: میں اس طرح کرتا ہوں۔ فخر اعظم صاحب۔ اس کو ڈیفر کرتے ہیں (جناب فخر اعظم وزیر کا سوال نمبر 5803 کو سپیکر صاحب نے ڈیفر کر دیا) اور Next اس کے اوپر پور کر لیں۔ Next 5804 بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: شکریہ سپیکر صاحب۔ تاسو خو مهربانی کوئ او منسټران دلته کښې متعلقه شته نه جواب والا ځوک شته نه سوال ډیفر کوئ خو مونږ ته داسې ښکاری چې دا اسمبلی دومره پاتې کیږی نه او د ډیفر کولو جواب به کله راځی دا جی د این ټی ایس والا خبره شوه یا زما دا خبره شوه زه چې کوم زما دا لوکل باډیز سره کوم Question related دے په دیکښې ډیر اهم انکشافات دی منسټر شته نه قصداً عمداً مطلب دا دے چې صوبائی وزیران نه راځی چې د ممبرانو متعلقه جواب ورکړی۔ دا خو دا اسمبلی ختمیږی مونږه چې حالاتو ته ګورو مونږ ته دا شے ټهیک نه ښکاری او تاسو ئے ډیفر کوئ نو پته نه لګی چې بله اسمبلی ته ئے ډیفر کوئ که دې اسمبلئ ته ئے ډیفر کوئ۔

جناب سپیکر: الله به دې بیا راولی ان شاء الله (قہقہہ) جی حبیب الرحمان صاحب آپ جواب دیں گے اس کا۔ Respond کریں گے۔ آپ کو بتایا نہیں ہے اس نے۔

وزیر زکواۃ: نہیں مجھے پتہ نہیں ہارڈ کاپی بھی نہیں ہے لیکن اس کو میں ایسے ہیں کہتا ہوں۔ اس کا سوال ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا مختلف فنڈز ٹھیکداروں کے رجسٹریشن کے لائسنس جاری کرتا ہے۔

جناب سپیکر: اس طرح کرتے ہیں، بخت بیدار صاحب کہ اس کو میں کل تک ڈیفر کرتا ہوں۔ کل تک اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔ کل اس کو آپ لے لیں منسٹر صاحب اس کو کہہ دیں پھر۔ اس کو پھر۔ جی جی یہ میں کل لونگا کل ان شاء اللہ۔

(اس مرحلہ پر سوال نمبر 5804 کو ڈیفر کر دیا گیا)

جناب سپیکر: محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ 5809۔

محترمہ نجمہ شاہین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کوئسچن ہے 5809۔ میرا کوئسچن بھی بہت بڑا اور پیچیدہ سا ہے تو منسٹر صاحب خود ہوتے تو جواب دیتے تو بہتر ہوتا۔

جناب سپیکر: جی جی ٹھیک ہے۔ یہ آپ بھی چاہتے ہیں کہ ڈیفر ہو جائے۔

محترمہ نجمہ شاہین: ہاں جی۔

جناب سپیکر: اوکے۔

(اس مرحلہ پر سوال نمبر 5809 کو ڈیفر کر دیا گیا)

جناب سپیکر: Next question 5810 معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون: شکریہ سپیکر صاحب۔ دا جی بیا د وزیر بلدیات دے۔

جناب سپیکر: اس کو بھی ڈیفر کر لو۔ تاکہ منسٹر Concerned available ہو اور پھر اپنا۔

محترمہ معراج ہمایون: دا خو ما وئیل چې د هغوی تسلی کیږی کمیټۍ ته د لاړ شی دا کوئسچن۔

جناب سپیکر: یہ میڈم! میں اس کو ڈیفر کرتا ہوں اور Next day پر ہم اس کو لے لیں گے۔

(اس مرحلہ پر سوال نمبر 5810 کو ڈیفر کر دیا گیا)

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

5771 _ جناب سردار حسین چترالی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے چار سالہ دور میں چترال میں مختلف پرائمری، سیکنڈری اور ہائیر سکولوں کی منظوری دی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع چترال میں منظور شدہ پرائمری، سیکنڈری اور ہائیر سکولوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں موجودہ حکومت نے گزشتہ تین چار سالوں میں مختلف پرائمری، سیکنڈری اور ہائیر سکولوں کی منظوری دی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

جون 2014 تا جون 2015۔

نمبر شمار	اے۔ڈی پی نمبر	سکیم کا نام	اسٹیمیڈ کاسٹ (In million)	ریلیز شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	پی۔کے لوکیشن

گورنمنٹ پرائمری سکولز`

1۔	139/13`334	اسٹبلشمنٹ آف 100 نمبرز جی۔پی ایس ان کے پی کے۔ 1۔جی۔پی ایس بولشٹ ریخ 2۔جی۔پی ایس براڈام عشریت	32.000	5.375	5.374	پی کے 89
2۔	141/140408	کنورشن آف 100 نمبرز ماسک سکولز ان ٹوریگرلر پرائمری سکولز ۔سب ہیڈ: 1۔جی ایم پی ایس بیشقر پائین۔ 2۔جی ایم پی ایس دروش گول	31.342	1.00	1.00	پی۔کے 89
3۔	142/140612	اسٹبلشمنٹ آف 160 گرلز پرائمری سکولز (پی اینڈ جی) ان کے پی کے ضرورت کی بنیا دپر فیز: iv. 1۔جی جی پی ایس اوی اویر۔ 2جی جی پی ایس سانک۔ 3۔جی جی پی ایس بیریر۔ 4۔جی جی پی ایس شاماتو گول جنجریت کوہ۔	32.000	9.375	9.375	پی کے 90۔ اینڈ پی کے 89۔
4۔		کنسٹرکشن آف بلڈنگ فار رینٹڈ سکولز 29 نمبرز۔ جی پی ایس اینڈ 50 نمبر جی پی ایس ان کے پی کے اگر زمین موجود ہو۔ سب ہیڈ:۔جی پی ایس شیشی دروش	16.00	3.00	3.00	پی کے 89

5775 _ جناب سردار حسین چترالی: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال سرکاری بلڈنگ کی مرمت کے لئے ایم اینڈ آر کے فنڈ کی مد میں رقم مختص کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو سال 16-2015 میں ضلع چترال کے لئے اس مقصد کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے اور کہاں کہاں خرچ ہوا ہے تفصیل فراہم کی جائے۔

<u>جناب ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) سالانہ ایم اینڈ آر 16-2015 کے تحت ضلع چترال میں سرکاری بلڈنگز کی مرمت کے سلسلے میں حکومت صوبہ خیبر پختونخواہ نے مبلغ -/21,51,000 روپے مختص کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	سکیم کا نام	خرچ شدہ رقم
1	ڈپٹی کمشنر ہاؤس / دفتر چترال	19685 روپے
2	ایگزیکٹیو انجنئیر سی۔ اینڈ۔ ڈبلیو آفس / رہائش چترال	273126 روپے
3	کوارٹر نمبر E-II-5 دنین کالونی / (مرزا علی)	19700 روپے
4	کواٹر نمبر (1-16) E-II-16 کالونی	30977 روپے
5	کواٹر نمبر (1-16) E-II-8 کالونی	12619 روپے
6	کواٹر نمبر (1-16) E-II-20 کالونی	25709 روپے
7	کواٹر نمبر (1-16) D-II-6 کالونی	19168 روپے
8	کواٹر نمبر (1-16) D-II-11 کالونی	38069 روپے
9	کواٹر نمبر (1-16) D-II-7 کالونی	37220 روپے
10	سی اینڈ ڈبلیو اسٹور کواٹر	23217 روپے
11	کوارٹر E-II,12 &16	44459 روپے
12	زیپر ریزیڈنس ایبٹ دنین کالونی	18610 روپے
13	کوارٹر نمبر E-II-5	26598
14	کوارٹر نمبر E-II-5 دنین کالونی	18103 روپے
15	بنگلہ نمبر D-II-13	23388 روپے
16	کوارٹر نمبر E-II-13	17302 روپے
17	کوارٹر نمبر E-II-17	19700 روپے
18	کوارٹر نمبر E-II-15	18610 روپے

19	بنگلہ ایگزیکٹیو انجنیئر ایر یگیشن چترال	33339روپے
20	افضل پی۔ ایس۔ آئی ریذیڈنٹ	85681روپے
21	مختلف دفاتر میں بجلی کی مرمت کا کام	380454روپے
22	دنین ریسٹ ہاؤس	39742روپے
23	اے نا یس ۔ایف میجر ریزیڈنٹ	23000روپے
24	ایکسین سی اینڈ ڈبلیو آفس	149102روپے
25	اے سی ریذیڈنٹ ایٹ بونی	100000روپے
26	ایس۔ ڈی۔ او۔ سی ۔ اینڈ۔ ڈبلیو ریذیڈنٹس ایٹ بونی	50000روپے
	کل میزان	ٹوٹل21,51,000روپے

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواست ہیں۔ جناب اعظم خان درانی صاحب۔ ڈاکٹر حیدر صاحب۔ راجہ فیصل زمان صاحب، انور حیات صاحب، میاں ضیاء الرحمن صاحب، الحاج صالح محمد خان، شیراز خان، میڈم آمنہ سردار، ملک شاہ محمد خان وزیر، الحاج ابرار حسین، اعزاز الملک افکاری، فریڈرک عظیم، سردار فرید۔ منظور ہے جی۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 05. 'Privilege Motions': Mr. Munawar Khan Advocate, please.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر ایک استحقاق کمیٹی کی میٹنگ میں لائبریری کے بارے میں تحریک استحقاق پر بات ہو رہی تھی جس میں ہائر ایجوکیشن کے سیکرٹری اور ڈائریکٹر آرکائیو بھی موجود تھے استحقاق کو اس شرط پر نمٹا دیا گیا کہ رکن اسمبلی حلقہ پی کے 76 تاریخ دے کر باقاعدہ ایم پی اے کے زریعے استدعا کرے گا۔ لیکن جب میں نے ڈائریکٹر صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے انکار، انکاری ہو گیا جس سے استحقاق کمیٹی کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ساتھ ساتھ کلاس فور کی بات بھی ہوئی جو کہ ڈائریکٹر صاحب نے من مانی کر کے اپنے بندے کو بھرتی کیا جس سے حلقہ کے ایم پی اے کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مسٹر سپیکر۔ ایک بات یہاں پر میں کہنا چاہتا ہوں سر کہ کلاس فور کی سیٹیں لگی

میں ہوتی ہیں اور انٹرویو کے لئے یہاں پر ڈائریکٹر صاحب پشاور میں ان کو بلاتا ہے تو سر کم از کم یہ سوچ لے کے وہاں سے لوگ ادھر آتے ہیں پتہ نہیں کن بندوں کو انہوں نے کال لیٹر بھیجے ہونگے اور چاہیے تو یہ تھا کہ وہاں پر بندہ جائے، وہاں پر کم از کم ان سے انٹرویو لیں اور لینے تھے انہوں نے دو بندے اور اپنی Choice پر جوان بندوں کو انہوں لینا تھا ان کے پیچھے کالیں گئی ہیں تو سر یہ بار بار اس اسمبلی میں تمام ایم پی اے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں لیکن ان پر عمل نہیں ہوتا۔ تو میری ریکویسٹ کہ اس پر انکوائری مقرر کرے اسمبلی کے زریعے تاکہ اس بات کی تسلی ہو جائے تاکہ وہاں سے کلی سے بندوں کو بلا کر یہاں پر انٹرویو کیوں لیا گیا۔ تو میری استدعا ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس بیجھی جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> مشتاق غنی صاحب۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی (وزیر ہائر ایجوکیشن و آرکائیوز):</u> تھینک یو جناب سپیکر۔ میرے آنریبل ایم پی اے صاحب نے جو استحقاق پیش کی ہے میرے خیال میں یہ استحقاق بنتا نہیں ہے اس لئے کہ جو سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں، استحقاق کمیٹی کی میٹنگ میں پچھلی میں جو انہوں نے بات کی تھی کہ اس کی افتتاح کی ڈیٹ رکھی جائے لائبریری کی اور میں نے ڈائریکٹر صاحب سے کہا کہ یہ جو ہے یہ ہماری اے ڈی پی کی سکیم ہے ایم پی اے کے فنڈ سے سکیم نہیں ہے اور پراونشل گورنمنٹ کی سکیم ہے جیسے ہم کالجز بناتے ہیں، جیسے ہم اور میگا پراجیکٹس کئی کرتے ہیں لیکن یہ طریقہ ہم سب کا ہے کہ ہم جہاں بھی جاتے ہیں ہم متعلقہ ایم پی اے کو ضرور اپنے ساتھ رکھتے ہیں تاکہ ان کا حلقہ ہے میں کئی مثالیں دے سکتا ہوں تو میں نے ڈائریکٹر صاحب سے کہا کہ منور خان صاحب سے جو ڈیٹ رکھنی ہے تو ان سے کہیں کہ مجھ سے Co ordinate کر کے ہم پھر ڈیٹ ایک ہی رکھ لیں پھر ہم دونوں چلے جائیں گے اس میں۔ میری خود بھی بات ہوئی تھی ان کے ساتھ یہاں پر اندر ہال میں۔ تو اس میں ڈائریکٹر صاحب کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے یہ میں نے ڈیٹ رکھوائی تھی کہ اس پر رکھیں گے۔ اس لئے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ بیٹھ کر ڈیٹ رکھ لیتے ہیں اور ہم انشاء اللہ جائیں گے آپ کی ساتھ جائیں گے اور ہم دونوں مل کر اس کی Inauguration کریں گے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منور خان صاحب۔

<u>وزیر ہائر ایجوکیشن و آرکائیوز:</u> دوسرا جو ان کے پریولیج کا حصہ ہے Regarding the appointments of class 4 in the said university, said library تو اس میں

جناب سپیکر کئی ڈیپارٹمنٹس ہمارے پراونشل لیول پر Appointments کرتے ہیں اور پورے صوبے سے لوگوں کو بلایا جاتا ہے ماضی میں بھی بلایا جاتا رہا ہے اور اب بھی بلایا جاتا رہتا ہے اور کئی بہت زیادہ تعداد ہو تو پھر اس Station پر چلے جاتے ہیں جہاں زیادہ سیٹیں ہوں کوئی دس پندرہ سیٹیں ہو تو پھر یہاں سے جو ٹیم جاتی ہے ہمارے پراونشل لیول سے وہ وہاں پر چلی جاتی ہے اب اس Case میں ایک یا دو پوسٹیں ہوں تو اس کے لئے پھر وہاں جانا اور وہ کرنا، پھر ایک لمبا مسئلہ ہوتا ہے۔ تو اس لئے وہ پراونشل لیول پہ، لائبریریز کی جتنی بھی ہماری Appointments ہوتی ہیں کسی بھی ڈسٹرکٹ کی، وہ ایک یا دو پوسٹیں ہوتی ہیں۔ تو وہ یہیں پہ پشاور کے اندر ہوتی ہیں۔ تو اس لئے میں اپنے بھائی دوست سے گزارش کرونگا کہ آپ اس Privilege کو واپس کریں اور ہم بیٹھ کے ڈیٹ فکس کریں گے آپ کے ساتھ، ہم جائیں گے اکٹھے اور انشاء اللہ میں آپ کو ایک اور مثال دے دوں۔ بنگش صاحب ہمارے پی ٹی آئی کے ایم پی اے ہیں کوہاٹ سے، اب وہاں پہ ہم نے ایک لائبریری بنائی ہے۔ تو بنگش صاحب خود جا کے افتتاح کر دیتے ہیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے مجھے Invite کیا، میں گیا انکے ساتھ اور ہم دونوں نے مل کے کوہاٹ کے جو لائبریری ہے اسکا افتتاح کیا اور یہ پروانشل سکیمیں اس طریقے سے ساری ہوا کرتی ہیں۔ جو ایم پی اے کی پرسنل سکیمیں ہوتی ہیں وہ ٹھیک ہے وہ خود افتتاح کریں لیکن جو کسی ڈیپارٹمنٹ کی سکیم ہوگی کوئی سوشل ویلفیئر کا ادارہ بنے گا یا کسی اور Irrigation کی کوئی بڑی چیز بنے گی۔ تو پھر یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کو Inaugurate کرے اور ہمارا جو کلچر ہے اور طریقہ ہے۔ ہم وہاں کے جو ایم پی اے خواہ کسی بھی پارٹی سے انکا کیوں نہیں تعلق ہے ہم انکو ضرور اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں منسٹر صاحب سے ذرا یہ گزارش کرونگا کہ DDAC Act اس میں بالکل کلیئر ہے، DDAC Act کہتا ہے کہ اے ڈی پی کی جتنی بھی سکیمیں ہیں اسکی سائیٹ اور وہاں پہ جو کچھ بھی ہوگا وہ اپنے علاقے کے ایم پی اے کے تھرو ہوگا۔ تو میرے خیال میں یا تو DDAC Act کو نہیں مانیں گے آپ لوگ، DDAC Act کلیئر ہے اس بارے میں جناب سپیکر۔ تو میرے منسٹر صاحب سے یہ بھی ذرا پوچھتا ہوں کہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا میں ریکویسٹ کروں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بیٹھ جائیں گے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں سر، میری بات یہ نہیں ہے کہ میں Opening کروں یا جو کچھ بھی کروں۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میرا استحقاق سر پہلے والا جو استحقاق کمیٹی میں گیا ہوا تھا۔ اس میں صرف میں نے یہ وہ کیا تھا کہ وہاں پہ میں نے Opening کی تھی۔ وہاں پہ میں نے بورڈ لگایا تھا اپنا۔ لیکن ڈائریکٹر صاحب کے کہنے پہ اس بورڈ کو بھی مٹا کے اس پہ لائبری لکھی گئی تھی۔ تو میرا استحقاق یہ مجروح ہوا تھا یہ نہیں تھا کہ میں نے افتتاح کے لئے بات کی تھی۔ لیکن جب وہ کیس کمیٹی میں چلا گیا تو کمیٹی میں جناب ہائیر ایجوکیشن کی سیکرٹری اور انہوں نے میرے ساتھ Commitment کی کہ ہم وہ بورڈ دوبارہ لگائیں گے۔ ٹھیک ہے منسٹر صاحب وہاں پہ جائیں اور وہاں پہ Opening کریں لیکن کم از کم اس بورڈ کو جو انہوں نے ہٹایا تھا اور بیٹھایا تھا۔ اسی پر میرا استحقاق بن گیا تھا سر۔ تو یہ سلسلہ میرے خیال میں وہاں پہ اب میڈم صاحبہ بھی بیٹھی ہیں ڈپٹی سپیکر، وہاں پہ انہوں نے بس ایڈمٹ کیا تھا کہ بس ٹھیک ہے۔ ہم آپ کو ڈیٹ دینگے وہ بورڈ بھی ہم لگائیں گے۔ ڈائریکٹر صاحب نے سب کے سامنے میرے خیال میں یہاں پہ جتنے ممبران Privilege کمیٹی کے بیٹھیں ہیں انکے سامنے انہوں نے ہمارے ساتھ Commitment کیا تھا۔

جناب سپیکر: جی جی مشتاق صاحب پلیز Quick آگے جانا ہے پھر۔ جی جی۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر ہائیر ایجوکیشن): کسی بھی سائیٹ کی Identification کے لئے بالکل یہ کی جس کا حوالہ دے رہے ہیں ہم ایم پی ایز کو لیتے ہیں Confidence میں ان کی DDAC Act مرضی اگر وہ کوئی چیز Identify کریں۔ لیکن اس میں ایک اور چیز بھی ہوتی ہے کہ کوئی بھی پراجیکٹ، کہیں پہ بھی بنتا ہے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ جو بھی پراونشل گورنمنٹ کا ہوتا ہے۔ اسکے لئے Feasibility جو ہے وہ ضرور ہونی چاہیئے کہ یہ Feasible ہے اگر ایک ایم پی اے کہتا ہے کہ جی یہاں بنیں ایک چیز، ہمارے کئی ایم پی ایز کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔ یہ کسی ایک جگہ کالج Propose کرتے ہیں جب ہم Feasibility دیکھتے ہیں وہ نہیں ہوتا ہے تو ایم پی اے سے ریکویسٹ کی جاتی ہے کہ جی سائیٹ بدلیں، جس جگہ پہ Feasible ہے جہاں پہ Feeder Institutions ہیں وہاں بنائیں۔ اسی طرح اس میں ضرور اعتماد میں، ہمارا ایک جو، میں نے پہلے کہا کہ کلچر ہے اور ہم کرتے ہیں اور لیتے ہیں اور لیتے رہیں گے

اور ہم نے اب بھی Inauguration سے انکار نہیں کیا، نہ سیکرٹری نے انکار کیا ہے، نہ ڈائریکٹر صاحب نے انکار کیا ہے۔ ہم صرف بات یہ ہوئی تھی، کہ میں اور یہ مل کے ڈیٹ رکھیں گے۔ جو میری ڈائریکٹر صاحب سے بات ہوئی تھی۔ تو میں نے کہا کہ جب وہ آپ سے کریں اور میری خود بھی ان سے بات ہوئی تو میں نے کہا کہ میں لگی ضرور جاؤنگا۔ پہلے بھی جب ہم نے Date in fact رکھ دی تھی۔ جب ہمیں پتہ چلا اس بات کا تو میں نے خود Date کو Postponed کیا کہ میں نے کہا نہیں میں انکو ساتھ لیکر اس میں جاؤنگا Inauguration کے لئے۔ دوسری بات جو انہوں نے کی کہ میں نے اسکا افتتاح کر لیا تھا۔ یہ جناب ایسا نہیں ہوا تھا۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ریکارڈ کے اوپر کوئی Inauguration پہلے نہیں ہوئی۔ اگر کسی نے اپنے طور پہ جاکے کوئی بورڈ لگا دیا ہے تو الگ بات ہے اور وہ مناسب بات ہے بھی نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ اپنی سکیم کر رہی ہے اور کوئی جاکے اس کے اوپر بورڈ لگا دے یہ تو بالکل قابل برداشت بات نہیں ہے۔ جب تک کہ Proper inauguration نہ ہو۔ وہاں پہ کوئی Proper inauguration نہیں ہوئی ہے کہ کوئی مجھے Clip بتا دیں یا کوئی اور تصویریں دکھا دیں۔ ڈیپارٹمنٹ ایک ڈیپارٹمنٹ ہے جس کا وہ Asset ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ کا اعتماد میں نہیں لیا جاتا اور افتتاح، تو یہ صرف روڈ کے اوپر ایک بورڈ ضرور لگا یا گیا تھا لیکن Proper inauguration جس کو کہتے ہیں۔ جس میں علاقے کے Notables کو بلایا جاتا ہے ایک میڈیا ہوتا ہے سارا، وہ چیز نہیں کی گئی تھی تو اس لئے یہ باتیں مجھے مجبوراً کرنی پڑھ رہی ہیں ورنہ میں نہ کرتا یہ باتیں، آج بھی یہاں پہ، لیکن اب استحقاق اس طرح لاکے اور کسی کو خوامخواہ عزت کر دینا وہ بھی مناسب نہیں ہوتا۔ آپ بیٹھیں، میں اور آپ ڈیٹ رکھتے ہیں ہم دونوں جائیں گے۔ یہ پروانشل اے ڈی پی کی سکیم ہے ہم دونوں اسکو Inaugurate کریں گے اور میڈیا بھی ہوگا اور ساری دنیا کو پتہ چلے گا کہ ایک بڑا پراجیکٹ بنا ہے۔ تو یہ ان لوگوں نے Inaugurate کیا ہے اس میں ہماری ڈیپارٹمنٹ کی بھی عزت ہوگی اور آپ کی عزت ہوگی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منور خان صاحب۔ جی جی سردار حسین۔ جی سردار حسین صاحب۔ اوکے بس اسکو میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں پھر جو ہاؤس Decide کرے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جی بالکل، میں میرے خیال میں منسٹر صاحب کو ذرا افراح دلی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں ہاں۔

جناب سردار حسین: اس طرح نہیں ہوتا کہ کوئی ایم پی ایز، جو ایم پی اے جو رہتا ہے اس کی کوئی اپنی سکیم رہتی ہے اور حکومت کی کوئی اور سکیم رہتی ہے۔ اسی حکومت میں ہم نے نوٹس کیا ہے کہ بہت زیادہ سکیمیں اور میرے معلومات کے مطابق جو جس سکیم کا ذکر ایم پی اے صاحب کررہے ہیں۔ یہ سکیم بھی پچھلی حکومت کا سکیم ہے۔ 60% فنڈ جو ہے وہ پچھلی حکومت نے اس سکیم کو دیا ہے۔ میں مثال دے سکتا ہوں کہ مردان جو بہت بڑا جیل ہے۔ عوامی نیشنل پارٹی سکیم تھا۔ افتتاح آپ لوگوں نے کیا۔ اسی طرح ہمارے ہائیڈل پراجیکٹ کے بڑے بڑے سکیمز ہیں۔ آپ لوگوں نے جا کے وہاں پہ تختیاں لگائیں۔ میرے خیال میں ذرا فراخ دلی کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور تکلیف کرنی ہوگی۔ یہاں پہ ایم پی ایز بیٹھیں ہیں۔ استحقاق اسی طرح بنتا ہے کہ دیکھیں کوئی ایم پی اے اگر کسی علاقے سے آتا ہے۔ اسکا قصور یہ نہیں رہنا چاہیئے کہ اسکا تعلق حکومتی ارکان سے نہیں ہے۔ یہ تو ماننا چاہیئے اور اگر ایک ایسا سکیم جو 60% پچھلی حکومت کا ہے۔ تو میرے خیال پھر اسکا حق بنتا ہے۔ کلاس فور کے حوالے سے بالکل، تمام وزراء اپوزیشن کے حلقوں میں کلاس فور، کلاس فور تک ایم پی اے اسکو نہیں دے رہے ہیں۔ فنڈز تو بہت بڑی بات ہے۔ تو میرے خیال میں یعنی قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ ماننا چاہیئے اگر ہم جمہوریت کی مضبوطی کے لئے واقعی بات کرتے ہیں تو پھر ہمیں عمل میں ثابت کرنا چاہیئے۔ یہ جو وسائل ہے یہ بجٹ جو تھا یہ آپ لوگوں نے اکیلے تو اکیلے پاس نہیں کیا ہے۔ یہ بجٹ ہم نے اکٹھا پاس کیا ہے اور یہ اس صوبے کے وسائل ہیں اس میں کوئی شک رہتا ہی نہیں ہے۔ کہ جو جو میگا پراجیکٹ آپ لوگوں کی حکومت کے ہونگے، کونسا ایم پی اے ہوگا جو آپ لوگوں سے یہ ڈیمانڈ کریں گے کہ یہ انکی تختی لگے۔ لیکن اگر کسی ایم پی اے کے حلقے میں چھوٹی موٹی سکیمیں ہوتی ہیں وہ بھی آپ لوگ Afford نہیں کرسکتے کہ ایم پی اے جا کے اسکا افتتاح کرلیں اور کلاس فور کا حق بھی آپ نہیں دیتے ہو۔ ساڑھے چار سال میں آپ Ratio اٹھائیں Ratio اٹھائیں۔ میں نے پہلی بھی یہ بات اٹھائی تھی۔ فنڈ آپ نہیں دے رہیں، کلاس فور آپ نہیں دے رہیں، انکی حلقوں میں افتتاح کرنے کا موقع آپ نہیں دے رہے ہیں۔ تو یہی تبدیلی ہے پھر، آپ ذرا فراخ دلی کا مظاہرہ آپ لوگ کریں۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب پھر میں اسکو ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ۔

جناب سردار حسین: اور میرے خیال میں نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس کے سامنے رکھ لیا ہے۔ جی جی منور خان صاحب۔

جناب سردار حسین: آخری پوائنٹ،آخری پوائنٹ۔ سپیکر صاحب! آخری خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی جی، جی جی۔

جناب سردار حسین: زه ستاسو ریکویسټ کوم ګوره---

جناب سپیکر: نہیں بس اسکو ہاؤس کے سامنے رکھیں گے بس جو ہاؤس فیصلے کر لیں گے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں اس حلقے پر میرا حق ہے آپ کا حلقہ کونسا ہے یار۔

جناب سپیکر: نہیں پلیز پلیز پلیز۔ میں ادھر ہوں، آپ نے ادھر بات کرنی ہے۔ Cross talk, No cross talk پلیز۔

جناب سردار حسین: زه به تاسو ته ریکویسټ کومه۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: تاسو ته به ریکویسټ کومه ۔چې دې صوبائی حکومت په دې څلور نیم کاله کښې د دې اپوزیشن سره کوم ظلم اوکړو، کوم زیاتے اوکړو چې زه تاسو ته ریکویسټ کومه چې تاسو رولنګ ورکړئ۔ آخری څلور میاشتې پاتے دی یا پینځه میاشتې پاتے دی چې کم ازکم په دغه اخری ورځو کښې یو بنه نوم ستاسو پاتے شی کنه۔ دا ریکویسټ تاسو ته کوم چې تاسو په دې رولنګ ورکړئ۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔ منور خان صاحب Quick تاکہ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں پھر۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ میرے خیال میں یہاں پہ اس قسم کی استحقاق، میں استحقاق کمیٹی کا ممبر بھی ہوں اور یہ اس قسم کی میرے خیال میں یاسین خلیل بھی بیٹھے ہیں۔ یونیورسٹی کے بارے میں اس قسم کی Privilege لیکر آئے تھے اور اب بھی میرے خیال میں استحقاق کمیٹی میں پڑی ہے۔ یہاں پہ اگر اس قسم کی بات ہو کہ یار کسی کی پر، منسٹر صاحب Objection کریں اور کسی کو اس استحقاق کمیٹی میں بھیجیں۔ تو جناب سپیکر یہاں پہ جو آپ بیٹھیں ہیں۔ اگر آپ ہماری بات کو اسی طرح نہیں سنتے تو میرے خیال میں آئندہ پھر، میں سارے اپوزیشن سے یہ کہونگا کہ کسی قسم کا کوئی Privilege کوئی اور اس قسم کی بھی پھر نہیں لائیں گے۔ یہاں جناب سپیکر اگر میرا حق بنتا ہے اور اس طرح جنہوں نے

ڈائریکٹر ارکائیو اور ہائیر ایجوکیشن کے سیکرٹری نے استحقاق کمیٹی کے فلور پہ یہ بات ایڈمٹ کی تھی تو میرے خیال میں یہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں میں نے آپ کو پورا موقع دیا اور میں اسکو دیتا ہوں۔ میں کسی کو فورس نہیں، میں اس ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں جو ہاؤس پھر کہے گا اس کے مطابق کرونگا۔ کیونکہ میرے لئے اسمبلی سارے محترم ہیں اور اسمبلی کی ہر صورت میں اسکو، آپ میڈم بیٹھ جائیں۔ بس پلیز وہ ہو گئے مشتاق صاحب آپ کیا کہتے ہیں۔ فائیل کرتے ہیں یا میں ہاؤس کے سامنے Put کروں۔

وزیر ہائیر ایجوکیشن: سر میں نے یہی درخواست کی ہے کہ انکا استحقاق یہ ہے کہ Inauguration ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: ہاں۔

وزیر ہائیر ایجوکیشن: میں نے یہ درخواست کی کہ ہم ملکر ڈیٹ رکھیں گے اور Inauguration کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے منور خان۔

وزیر ہائیر ایجوکیشن: تو یہ تو بات ہو گئی ختم، تو باقی تو کوئی چیز رہتی ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلو وہ ٹھیک ہے اوکے۔ جی جی۔

وزیر ہائیر ایجوکیشن: اس طرح ہے دیکھیں منور خان صاحب سپیکر کی اجازت سے انہوں نے خود کہا کہ جی اسکی Inauguration ہو گئی تھی۔ اگر ہو گئی تھی تو پھر دوبارہ استحقاق میں انہوں نے کیوں ڈیٹ مانگی ہے Inauguration کے لئے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میرا بورڈ وہاں سے ہٹا دیا تھا۔ میرا استحقاق منسٹر صاحب یہ تھا۔۔۔

وزیر ہائیر ایجوکیشن: جناب سپیکر صاحب بابک صاحب نے بھی بات کی۔ یہ اپنے دور میں مجھے بتادیں کہ کتنے اپوزیشن کے لوگوں سے انہوں نے Inauguration کروائی ہیں۔ ایم ایم اے والے بتادیں کہ اگر انہوں نے اپنے دور میں کتنی Inauguration کروائی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں پھر اس کو ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔

وزیر ہائیر ایجوکیشن: یہ جو بھی حکومت This is our right۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں، کلاس فور تو استحقاق نہیں بنتا، اب میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ ابھی ٹائم ہے۔ یہ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against is may say 'No'.

Members: No.

جناب سپیکر: Okay just count, please۔ جس نے Yes کہا ہے وہ Stand up, yes۔

(اس مرحلہ پر اراکین اپنے نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ کیونکہ آپ لوگوں نے 'Yes'-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی کاؤنٹ پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: ابھی جس نے 'No' کہا ہے، ابھی وہ اٹھ جائیں۔

(اس مرحلہ پر اراکین اپنے نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: 24 and 14, defeated. Call Attention, Mr. Fakhr-e-Azam wazir-----

(Interruption)

جناب سپیکر: یس یس، مجھے پتہ ہے میں آپ کو دیتا ہوں۔ اسکے بعد بھی چلاوں گا اجلاس۔ شاہ فرمان صاحب بیٹھ جائیں جلدی ختم کرتے ہیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی مبذول کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد تمام اسلحہ لائسنس کا اختیار صوبوں کو دیا گیا---

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی میں اگر آپ کہتے تو میں، دیکھیں۔ میں ایک منٹ منٹ، میں ہاؤس سے پوچھتا ہوں ایک منٹ، ایک منٹ، شاہ فرمان صاحب بیٹھ جائیں پلیز۔ آپ بیٹھ جائیں پلیز، اس طرح نہ کریں بیٹھ

جائیں۔ میں ہاؤس سے پوچھتا ہوں، ہاؤس سے، پورے ہاؤس سے کہ شاہ فرمان صاحب کا جو موقف ہے حکومت نے اپنا موقف نہیں دیا تھا۔اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس ڈیبیٹ کو فائنل کریں، منظور ہے۔

اراکین: منظور ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ): جناب سپیکر رولنگ دی تھی، ڈپٹی سپیکر نے، ڈپٹی سپیکر نے، ڈپٹی سپیکر صاحبہ نے رولنگ دی تھی۔ کہ Monday کو اس پر ڈیبیٹ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان آپ بیٹھ جائیں تو میں مسئلہ حل کرتا ہوں آپ پلیز۔ اب نلوٹھا صاحب پلیز۔ اوکے آپ بھی دے دینگے۔ چلو میں باقی ایجنڈے کو Withdraw کرکے، آپ بیٹھ جائیں، آپ مجھے وہاں Dedicate نہ کریں پلیز۔ ایک منٹ شاہ فرمان صاحب۔ دیکھیں ایک منٹ، حوصلہ، ہاؤس آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، میڈم آپ بیٹھ جائیں پلیز۔ ہاؤس ہاؤس، میں باقی ایجنڈے کو ڈیفر کرتا ہوں اور وہ ڈیبیٹ کو ڈیفر کرتا ہوں۔ صرف نلوٹھا صاحب بات کرلیں گے۔ اسکے بعد جو ہے شاہ فرمان صاحب بات کریں گے پلیز۔ نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: دس پندرہ منٹ کا ایجنڈہ ہے سارا۔ اس دن، میں نے بھی اپنا موقف نہیں دیا تھا

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ): جناب سپیکر رولنگ دی تھی۔ ڈپٹی سپیکر، ڈپٹی سپیکر صاحبہ نے رولنگ دی تھی کہ منڈے کو اس کی Continuation ہے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان آپ بیٹھ جائیں تو میں مسئلہ حل کرتا ہوں ناں۔ آپ پلیز۔ نلوٹھا صاب پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب میں نے بھی اس دن بات نہیں کی تھی اور اپنا موقف نہیں دیا تھا۔

جناب سپیکر: اوکے آپ بھی دے دیں گے۔ چلو میں باقی ایجنڈا کو Withdraw کرکے

وزیر پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: جناب اس دن بھی یہ لوگ بات سنے بغیر

جناب سپیکر: آپ مجھے، اپ مجھے وہاں سے ڈکٹیٹ نہ کریں پلیز۔ ہاں ایک منٹ شاہ فرمان صاحب۔ دیکھیں ایک منٹ۔ حوصلہ، حوصلہ۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہاؤس آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز میڈم اپ بیٹھ جائیں۔ ہاؤس، ہاؤس۔ میں باقی ایجنڈا کو ڈیفر کرتا ہوں اور وہ ڈیبیٹ کو ڈیفر کرتا ہوں۔ صرف نلوٹھا صاحب بات کر لیں گے اس کے بعد شاہ فرمان صاحب بات کریں گے۔ نلوٹھا صاحب۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: ایجنڈے کے بعد آپ بے شک بات کر لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب یہ تو دس پندرہ منٹ کا ایجنڈا ہے سارا۔ اس دن میں نے اپنا مؤقف نہیں دیا تھا

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب آپ بات کر لیں اس کے بعد شاہ فرمان صاحب بات کر لیں گے پلیز۔

جناب منور خان: جناب سپیکر بات یہ ہے کہ اس طرح تو

جناب سپیکر: یار میں کیا کروں آپ اپنے پارلیمانی لیڈر سے بات کروں نا، وہ ایک کہتا ہے اور آپ تو دوسرا۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی جی نلوٹھا صاحب

(شور)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں سر یہ تو غلط بات ہے کہ۔۔۔۔۔

(شور)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس دن میں نے بھی اپنا موقف نہیں دیا تھا۔

(شور)

جناب سپیکر: جی جی۔ جی شاہ فرمان صاحب۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: جناب سپیکر! جناب سپیکر! ایک بڑے اہم موضوع کے اوپر۔۔۔۔۔

آوازیں: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب۔ کتنا ہے؟ کتنا ہے؟ اس کو بھی کاؤنٹ کر لو۔ آپ آپ اس طرح فخر اعظم۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: ایسے ایسے، اس سے، اس سے اچھی بات جناب سپیکر کیا ہو سکتی ہے کہ جو

جناب سپیکر: فخرا عظم! آپ پلیز

وزیرپبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: اس سے اچھی بات جناب سپیکر! کیا ہو سکتی ہے کہ جو۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب یہ بات رولز کے خلاف ہے کہ کورم کی اشاندہی ہونے کہ بعد اجلاس کی کارروائی

وزیر برائے پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: ته زه يار رولز مه ښوده مړه لا بهر اوځه يا واک آؤټ اوکړه۔۔۔۔

(شور)

وزیرپبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: يا غلے شه يا واک آؤټ اوکړه زه۔ زه واک آؤټ اوکړه مړه يا غلے شه۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: حاضری۔ حاضری کیا حاضری؟

وزیرپبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: ته، ته سپيکر ته رولنګ مه ښوده۔۔۔/

(شور)

وزیرپبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: تا هغه پوائنټ آؤټ کړو۔زه سريه واک آؤټ اوکړه ټول درنه تلي دی تو يواځې پريښودې۔

جناب سپیکر: پليز، پليز، فخر اعظم۔ يار ته خپل نقطه نظر ورکړه دې سره ستا سه کار دے۔

جناب فخر اعظم وزیر: د رولنګ مطابق ده کورم نشاندهئی نه پس د اجلاس کارروائی نه شی چليدلې۔

وزیر پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: ستا د دې سره څه کار دے؟ ته سپيکر ئې، ته ورته اوويئل بس خبره ختمه شوه۔

جناب سپیکر: کراس ټاک، کراس ټاک مه کوه۔ فخرا عظم میں ادھر ہوں۔ فخرا عظم۔

وزیرپبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: دا ستا کار دے؟ دا ستا کار دے؟ ته سپيکر ئې؟

جناب سپیکر: جی جی جی۔ شاہ فرمان صاحب بات کریں۔

جناب فخرا عظم وزیر: جناب میں یہ کہہ رہاہوں کہ-----

وزیرپبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: آرډر او کړئ چې دے اوچت کړی۔آرډر او کړئ چې دے اوچت کړی۔

جناب سپیکر: فخرا عظم صاحب---

(شور)

وزیر پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: ولې یار دے بس خبره ئې او کړه کنه۔نو د دا پوائنټ آؤټ ئې کړو کنه----

(شور)

وزیرپبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: آرډر او کړه سپیکر صاحب او سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: فخرا عظم۔فخرا عظم-----

(شور)

وزیرپبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: زه ئې اوچت کړم او که ته ئې اوچوتې ؟

جناب سپیکر: دیکھیں اس کا اصول ہے، رولز ہے۔رولز کے مطابق چلائیں گے۔اس لئے کورم پورا اس نے کرنا تھاidentifyکرنا تھا-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ آپ فخرا عظم صاحب آپ مجھے ڈکٹیٹ نہ کریں پلیز۔اپ اپنا قانونی کام کریں میں اپنا قانونی کام کروں گا پلیز۔آپ بتائیں

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر دیکھیں اس طرح توآپ کورم---

جناب سپیکر: (شوکت یوسفزئی سے مخاطب ہوکر) نہیں آپ بیٹھ جائیں،پلیز۔

(شور)

جناب سپیکر: کاؤنٹ،کاؤنٹ،کاؤنٹ کریں۔

(شور)

جناب سپیکر: میں اس طرح کرتاہوں کہ میں ایڈجرنڈ کرتاہوں پانچ منٹ کے لئے---

(شور)

جناب سپیکر: فخر اعظم ،فخراعظم ګوره مهربانی اوکړه۔

جناب فخر اعظم وزیر: نہیں جناب سپیکر صاحب میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ

جناب سپیکر: ته راشه زما په سیټ کښینه بیا ، ته زما په سیټ کښینې ؟

وزیر پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: کیاانہوں نے کورم کی نشاندہی نہیں کی ہے ؟

(شور)

جناب سپیکر: فخر اعظم، فخر اعظم! ګوره یو منټ ۔ته راشه زما په سیټ کښینه بیا ، ته زما په سیټ کښینې ؟ یاره ما ته پرېږده زه قانون مطابق کوم کنه پلیز۔ته بس ستا خپل کورم پوائنټ آؤټ کړو ، ته که بهر ځې اؤ که دلته ناست ئې، ته کښینه بیا ، کښینه پلیز۔ کاؤنټ پلیز کاؤنټ۔

سید محمد علی شاہ باچا: سر دوئ، دوئ واک آؤټ اول کړے دے ، دوئ واک آؤټ اول کړے دے کورم نشاندهی ئې نه ده کړې۔

وزیر پبلک ہیلتھ وانجینئرنگ: مفتی صیب، مفتی صیب (مفتی سید جانان سے مخاطب) تاسو کښینئ تاسو نه به فتویٰ غواړو۔مفتی صیب ، مفتی صیب تاسو نه فتویٰ غواړو کنه چې دا چا د ختم نبوت خلاف ووټ ورکړے دے ،تاسو نه فتویٰ غواړو۔مفتی صاحب کښینئی تاسو نه فتویٰ غواړو۔

جناب سپیکر: کاؤنٹ کائنٹ پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: میں چائے کا وقفہ دیتا ہوں، چائے کا وقفہ۔ پانچ منٹ کے لئے چائے کا وقفہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے وقفے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اوکے ، ګهنټی اووهئی۔ دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائیں۔ دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: کاؤنٹ۔پلیز کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی جارہی ہے)

جناب سپیکر: فخر اعظم موجود دے د دہ پکښې لس حساب کړه۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 12 دسمبر 2017ء بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)